’’اک روشن دماغ تھا نہ رہا‘‘

عابدہ بتول☆

سید ذوالکفل بخاری صاحب سے میرا پہلا تعارف اُن کی مرتب کردہ کرنٹ اردو-انگریزی ڈکشنری ہے جو اُنھوں نے اور حافظ صفوان محمد چوہان نے مل کر مرتب کی، کے حوالے سے ہوا۔ دوسرا تعارف ۱۷/ جنوری ۲۰۰۹ء ایکسپریس اخبار میں لکھے گئے امجد اسلام امجد کے کالم کے ذریعے۔ جہاں اُنھوں نے مختصر مگر جامع تعارفی سطریں لکھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

> ......سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے نواسے سید محمد ذوالکفل بخاری اپنے خاندان کی اعلیٰ مذہبی روایات کے امین ہونے کے ساتھ ساتھ علمی، تعلیمی اور ادَبی حوالوں سے بھی ایک غیر معمولی انسان تھے......ادب اور صحافت کے میدان میں بھی مختلف ادَبی صفحوں کی ادارت کے ساتھ ساتھ کالم نگاری اور شاعری کی اصناف میں بھی نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔......

حافظ صفوان اور ذوالکفل بخاری نے جدید اردو وانگریزی زبان کی اِس لغت پر جس محنت اور ایمانداری سے کام کیا وہ اِس کے مطالعہ سے واضح ہے۔ اِن کا کام ہی اِن کا اصل تعارف ہے، جس سے اِن کا غیر معمولی ذہین ہونا عیاں ہے۔ ایک ایسے غیر معمولی انسان کا اچانک اِس دنیا سے چلے جانا ایک ناقابلِ تلافی نقصان تو ہے مگر اُن کا یہ عظیم کارنامہ اُنھیں ہمیشہ کی زندگی عطا کر گیا ہے۔ اور یہ زندگی ہر انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔ مر کر زندہ رہنے کے لیے جن کٹھن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور محبت و محنت کے نقطے کو اوپر، نیچے لانے کا فن اپنانا پڑتا ہے۔ سید ذوالکفل بخاری اس معیار پر کھرے اترتے ہیں۔ اِتنی کم عمری میں اِتنا عظیم کارنامہ ایک غیر معمولی انسان ہی انجام دے سکتا ہے۔ ہر مکتبۂ فکر کا قاری جس طرح قدر کی نگاہ سے اِس لغت کو دیکھ رہا ہے وہ سید ذوالکفل کی روح کی تسکین کا باعث ضرور بنے گا۔

عزیز رشتہ دار اور دوست جس طرح اُن کی صحبت اور محبت سے محروم ہوئے، اُسی طرح زبان و ادب اور بالخصوص لغت کی دنیا بھی سوگوار ہے۔ اُن سے مزید استفادے کی خواہش ظاہر ہونے سے پہلے ہی اُس وقت دم توڑ گئی جب حافظ صفوان محمد نے نہایت حوصلے کا مظاہرہ کرنے کی کوشش میں ناکام ہو کر یہ خبر سنائی کہ اُن کا یہ عزیز ترین دوست اب اِس دنیا میں نہیں رہا۔ ۱۵/ نومبر کی دوپہر وہ مکہ مکرمہ میں ایک ٹریفک حادثے میں جہانِ فانی سے رخصت ہو گیا۔ آہ......

☆ شعبۂ اُردو، ایف سی کالج لاہور

اِک روشن دماغ تھا نہ رہا
شہر میں اِک چراغ تھا نہ رہا

سید ذوالکفل بخاری اور حافظ صفوان محمد چوہان نے جو کوشش کی ہے اور زبان کے جدید الفاظ جو لغت کی ضرورت تھے اُن کا لغت بنا کر جس قدر اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ جان ٹی پلیٹس کی اِس بات کو سچ ثابت کرتا ہے جو اُنھوں نے اپنی لغت (A Dictionary of Urdu, Classical Hindi & English) کے مقدمے میں ڈنکن فوربس کی لغت کو فرسودہ یعنی "Behind the age" قرار دے کر کہی ہے، کیونکہ اس لغت میں جدید الفاظ کی کمی تھی۔ ان کے نزدیک زبان میں جس قدر وسعت پیدا ہوگئی ہے اور کئی نئے الفاظ زبان میں شامل ہوگئے ہیں جو لغت کی زینت بننے چاہییں جو اس میں نظر نہیں آتے۔ جان ٹی پلیٹس کی اِس بات کو کرنٹ اردو-انگریزی ڈکشنری پر باقاعدہ تحقیقی وتنقیدی مطالعہ میں مکمل حوالے سے شامل کیا جائے گا۔ یہاں صرف سید ذوالکفل بخاری اور اُن کے اس عظیم کارنامے کا تعارف کرانا مقصود تھا جو اُنھوں نے اِتنی کم عمری میں انجام دیا۔ اُن کی مرتب کردہ لغت سے استفادہ براہِ راست سید ذوالکفل سے استفادہ ہے۔ مرحوم کے تمام اہلِ خانہ کے ساتھ اُن کی جدائی کے دکھ میں برابر شریک ہونا مقصد تھا۔ اُن کے علمی اور ادبی کارناموں پر مفصل تبصرہ ابھی قرض کی صورت باقی ہے جو ان شاء اللہ آئندہ کسی وقت ادا کیا جائے گا۔